146610 - پہلے رشتہ کو رد کیے بغیر کئی ایک رشتوں میں مقارنہ کرنا

سوال

کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی ایک رشتوں میں موازنہ کرے ؟
میں طلاق شدہ ہوں اور کچھ لوگوں کو کہا ہے کہ میرے لیے کوئی مناسب رشتہ تلاش کریں، اس بنا پر میں ہر ایک شخص کے ساتھ شادی کے بارہ میں خود بات کرونگی اور قطعی فیصلہ کرنے سے قبل سب سے بات چیت کرنے کے بعد ہی کوئی فیصلہ کرونگی، اس سلسلہ میں شریعت کی رائے کیا ہے ؟
یہ علم میں رہے کہ طلاق کے بعد میں بہت شرمیلی ہو گئی ہوں اور خاوند کے اختیار میں بہت احتیاط برت رہی ہوں اس کے لیے میں ایک لمبا سانس لینا چاہتی ہوں اور ایک شخص سے زائد کے ساتھ بات کرنا چاہتی ہوں تا کہ مناسب رشتہ کو قبول کر سکوں، برائے مہربانی مجھے کوئی نصیحت فرمائیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے لیے ایک ہی وقت میں اپنے لیے آنے والے رشتوں میں ایک سے زائد رشتوں کے بارہ میں کسی ایک کو جواب دینے سے قبل غور و فکر کر سکتی ہے؛ اس کی دلیل صحیح مسلم کی درج ذیل روایت ہے:

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے مجھ سے نکاح کرنے کا پیغام بھیجا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابو جہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی ہی نہیں رکھتا، اور رہا معاویہ تو تنگ دست ہے اس کے پاس مال نہیں، تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو، تو میں نے اسے ناپسند کیا.

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسامہ سے نکح کر لو، تو میں نے اسامہ سے نکاح کر لیا، چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس میں میرے لیے خیر عظیم بنایا، اور مجھ پر رشک کیا جانے لگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1480).

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کسی کو جواب دینے سے قبل ایک ہی وقت میں کئی ایک رشتوں کے متعلق غور و خوض

ہو سکتا ہے، اور اگر نکاح بھیجنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو جواب مل جائے تو پھر کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ پہلی منگنی کا علم ہوتے ہوئے نکاح کا پیغام بھیجے.

کیوکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کوئی بھی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر اس وقت نکاح کا پیغام مت بھیجے جب تک پہلے کو چھوڑ نہ دیا جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4848) صحیح مسلم حدیث نمبر (1412).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ حدیث منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت کی واضح دلیل ہے، علماء کا اجماع ہے کہ جب پیغام دینے والے کو ہاں کر دی گئی ہو تو پھر کسی دوسرے کا پیغام دینا حرام ہے، جب تک اسے اجازت نہ دی جائے یا پھر وہ چھوڑ نہ دے " انتہی

دیکھیں: شرح مسلم (9 / 197).

یہ تو مرد کے بنسبت ہے، کہ اس کو حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دے، حتی کہ اس کو اجازت دی جائے یا پھر وہ منگنی ختم کر دے.

لیکن عورت کے متعلق یہ ہے کہ: اگر وہ یہ جان لے کہ فلان شخص زیادہ بہتر ہے، کہ وہ پہلی منگنی ختم کرنے کی صورت میں اسے نکاح کا پیغام دےگا، تو منگنی ختم کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ دوسرے شخص کی جانب سے اس میں کوئی دخل نہ ہو.

کیونکہ منگنی کرنے والے مرد اور عورت کو حق حاصل ہے کہ جب بھی وہ مصلحت دیکھیں تو منگنی کو قسخ کر سکتے ہیں، اور فسخ کرتے وقت انہیں استخارہ ضرور کرنا چاہیے اس کے بعد وہ نئے پیغام کو قبول کرے.

واللہ اعلم .